بسم اللہ الرحمن الرحیم

مردوں کا صلوۃ التسبیح جماعت کے ساتھ پڑھنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا مرد صلوۃ التسبیح جماعت کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں؟

جواب

فی زمانہ مرد حضرات صلوۃ التسبیح، صلوۃ التوبہ، تہجد یا دیگر نوافل جماعت کے ساتھ ادا کریں، تو انہیں جماعت سے پڑھنے سے منع نہ کیا جائے، کہ انہیں جماعت سے پڑھنا ناجائز و گناہ نہیں ہے۔ نیز عوام الناس کی پہلے ہی نیکیوں میں رغبت کم ہے، اگر منع کیا جائے تو پھر لوگ ان نوافل کو نہیں پڑھیں گے۔

تفصیل اس مسئلہ کی یہ ہے کہ صلوۃ التسبیح نفل نماز ہے اور نفل نماز کی جماعت کی دو صورتیں ہیں: (1) بغیر تداعی کے نوافل کی جماعت کروانا (2) تداعی کے ساتھ جماعت کروانا۔ دونوں صورتوں کا حکم مع دلائل مندرجہ ذیل ہے:

(1) بغیر تداعی کے نوافل کی جماعت کروانا بالاجماع جائز ہے۔ اصح قول کے مطابق اگر امام کے علاوہ تین یا اس سے کم مقتدی ہوں، تو یہ بغیر تداعی کے ہے۔

(2) اگر نوافل کی جماعت تداعی کے ساتھ ہو، تو نمازِ تراویح اور کسوف واستسقاء یعنی سورج گہن اور طلب بارش کے لیے پڑھے جانے والے نوافل بھی بلا کراہت جائز ہیں، جبکہ ان کے علاوہ دیگر نوافل بطورِ تداعی جماعت کے ساتھ ادا کرنا مکروہِ تنزیہی و خلافِ اولی ہے، ناجائز و گناہ نہیں، لہذا اگر لوگ صلوۃ التسبیح، صلوۃ التوبہ، تہجد یا دیگر نوافل جماعت کے ساتھ ادا کریں، تو انہیں منع نہ کیا جائے کہ عوام الناس کی پہلے ہی نیکیوں میں رغبت کم ہے، اور جو لوگ جماعت کی وجہ سے نوافل ادا کر لیتے ہیں، اگر انہیں بھی منع کر دیا جائے، تو ان کے بالکل ہی نوافل چھوڑ دینے کے امکان زیادہ ہیں، اسی وجہ سے فقہائے کرام رحمہم اللہ السلام نے ایسی ممانعت سے منع فرمایا ہے۔

صحیح بخاری و صحیح ابن حبان میں ہے (واللفظ للبخاری) "قال عتبان: فغدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وابوبکر حین ارتفع النھار، فاستاذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، فاذنت لہ، فلم یجلس حین دخل البیت، ثم قال: این تحب ان اصلی من بیتک، قال: فاشرت لہ الی ناحیۃ من البیت، فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، فکبر، فقمنا فصففنا، فصلی رکعتین ثم سلم" ترجمہ: حضرت عتبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ صبح دن چڑھے تشریف لائے، تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت طلب فرمائی، میں نے اجازت دے دی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں تشریف لائے اور بیٹھنے سے پہلے فرمایا: تم اپنے گھر میں کون سی جگہ پسند کرتے ہو، جہاں میں نماز

پڑھوں؟ میں نے گھر کے ایک گوشے کی طرف اشارہ کیا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہوکر تکبیر کہی اور ہم نے کھڑے ہوکر صف بنالی، پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ (صحیح البخاری، صفحہ 1014، حدیث: 5401، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

اس حدیث مبارک کے تحت شرح صحیح البخاری لابن بطال میں ہے "فیه صلاة النافلة فی جماعة بالنهار" ترجمہ: اس حدیث مبارک میں اس بات کا ثبوت ہے کہ دن میں باجماعت نوافل ادا کرنا، جائز ہے۔ (شرح صحیح البخاری لابن بطال، جلد 2، صفحہ 78، مکتبۃ الرشد، الریاض)

درِمختار میں ہے "یکره ذلک لو علی سبیل التداعی بان یقتدی اربعة بواحد" ترجمہ: تداعی کے طور پر نوافل کی جماعت مکروہ ہے۔ تداعی کا مطلب یہ ہے کہ چار شخص ایک کی اقتداء کریں۔ (الدر المختار، کتاب الصلاۃ، جلد 2، صفحہ 604، مطبوعہ: کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے "تراویح وکسوف واستسقاء کے سوا جماعت نوافل میں ہمارے ائمہ رضی اللہ تعالی عنہم کا مذہب معلوم ومشہور اور عامہ کتب مذہب میں مذکور ومسطور ہے کہ بلا تداعی مضائقہ نہیں اور تداعی کے ساتھ مکروہ۔ تداعی ایک دوسرے کو بلانا جمع کرنا اور اسے کثرت جماعت لازم عادی ہے۔۔۔ بالجملہ دو مقتدیوں میں بالاجماع جائز اور پانچ میں بالاتفاق مکروہ اور تین اور چار میں اختلاف نقل ومشائخ، اور اصح یہ کہ تین میں کراہت نہیں، چار میں ہے، تو مذہب مختار یہ نکلا کہ امام کے سوا چار یا زائد ہوں تو کراہت ہے ورنہ نہیں۔۔۔ پھر اظہر یہ ہے کہ یہ کراہت صرف تنزیہی ہے، یعنی خلاف اولیٰ لمخالف التوارث، نہ تحریمی کہ گناہ وممنوع ہو۔" (فتاوی رضویہ، جلد 7، صفحہ 430 تا 431، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ میں ہے "نفل غیر تراویح میں امام کے سوا تین آدمیوں تک تو اجازت ہے ہی، چار کی نسبت کتب فقہیہ میں کراہت لکھتے ہیں یعنی کراہت تنزیہ جس کا حاصل خلاف اولیٰ ہے نہ کہ گناہ وحرام۔ کما بیناہ فی فتاوٰنا (جیسا کہ ہم نے اس کی تفصیل اپنے فتاویٰ میں ذکر کردی ہے۔ ت)۔۔۔ بہت اکابر دین سے جماعت نوافل بالتداعی ثابت ہے اور عوام فعل خیر سے منع نہ کیے جائیں گے۔ علمائے امت وحکمائے ملت نے ایسی ممانعت سے منع فرمایا ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 7، صفحہ 465، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

حدیقہ ندیہ میں لوگوں کو باجماعت نوافل ادا کرنے سے روکنے کو اخلاق مذمومہ میں سے شمار کیا گیا ہے۔ چنانچہ علامہ عبد الغنی نابلسی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "ومن هذا القبیل نهی الناس عن صلاة الرغائب بالجماعة وصلاة لیلة القدر ونحو ذلک وان صرح العلماء بالکراهة بالجماعة فیها، لا یفتی بذلک للعوام لئلا تقل رغبتهم فی الخیرات۔۔۔ صنف فی جوازها جماعة من المتاخرین، فابقاء العوام راغبین فی الصلاة اولی من تنفیرهم منها" ترجمہ: اخلاق مذمومہ کے قبیل سے یہ بھی ہے کہ لوگوں کو صلوٰۃ الرغائب باجماعت ادا کرنے، اور لیلۃ القدر کی رات اور اسی طرح دیگر مواقع پر نوافل ادا کرنے سے منع کر دیا جائے، اگرچہ علما نے تصریح فرمائی ہے کہ باجماعت نوافل ادا کرنا مکروہ ہے مگر لوگوں کو اس کی کراہت کا فتوی نہیں دیا جائے گا، تاکہ نیکیوں میں ان کی رغبت کم نہ ہو،

بلکہ علماء متاخرین کی ایک جماعت نے اس کے جواز پر لکھا بھی ہے، لہٰذا عوام کو نماز کی طرف راغب رکھنا انہیں نفرت دلانے سے کہیں بہتر ہے۔ (حدیقہ ندیہ، الخلق الثامن والاربعون من الاخلاق الستین المذمومۃ، جلد3، صفحہ 437، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد نور المصطفیٰ عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4752

تاریخ اجراء: 02 رمضان المبارک 1447ھ/20 فروری 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net